وفاق المدارس......قدم بقدم

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیے

اصطلاحات وفاق

صحیح تلفظ، لغوی پس منظر اور عرفی معنی

مولانا ولی خان المظفر (مدیر معاون الفاروق عربی)

مندرجہ بالا موضوع کو زیر بحث لانے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عموماً اردو زبان کی اکثر اصطلاحات عربی سے ماخوذ ہیں، اور مشاہدے میں آئے روز یہ صورت حال پیش آتی رہتی ہے کہ اصطلاح کا تلفظ کچھ ہے اور ادائیگی کچھ اور، مثلاً لفظ اِنتقال وانتخاب لغۃً (بکسر التاء) ہے، مگر غلطی سے ادائیگی اَنتقال اور اَنتخاب (بفتح التاء) ہوتی ہے، نیز لغوی معنی کچھ ہیں اور اردو استعمال میں اس کے معنی کچھ اور، مثلاً لفظ صداقت کا لغوی معنی دوستی اور فرینڈشپ کے ہیں، لیکن بعض اہل اردو اس کو سچائی کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ یہی حال عرفی معنی کا بھی ہے۔ مثلاً حکومت، مملکت، دولت، امارت کے معنی عربی لغت کے علاوہ عرف میں بھی الگ الگ ہیں مگر بعض لوگ ان الفاظ میں از روئے معنی چنداں فرق محسوس نہیں کرتے، اسی لیے ہمارے ملک کو اس قسم کے لوگ مملکت خداداد کہتے ہیں، حالانکہ مملکت کے معنی ہے شہنشاہیت (کنگڈم) جبکہ پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے، مملکہ نہیں، وغیرہ وغیرہ۔ خاص کر وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے تعلق چونکہ خالص اسلامی عربی مدارس وجامعات اور ان کے علماء وطلبہ کا ہے اس لیے وفاق کی اصطلاحات تو تقریباً سبھی عربی الاصل والماخذ ہیں۔ اب ہوتا یہ ہے کہ وفاق کی اصطلاحات کو بھی ہمارے یہاں کے اچھے خاصے تعلیم یافتہ حضرات ادائیگی میں کچھ سے کچھ بنادیتے ہیں، جو عربی زبان اور اس کے مزاج ومذاق کے بالکل منافی ہوتا ہے۔ کیونکہ عربی میں حرکت کی معمولی تبدیلی سے بھی معنی میں زبردست تغیر آجاتا ہے جس سے مقصود ومفہوم پر نہایت برا اثر پڑتا ہے۔ وفاق کے نام میں مستعمل تینوں عربی کلمات کو لیجیے، لوگ ادائیگی میں ان کا کیا حشر کرتے ہیں۔ وفاق (بکسر الواو) کو وَفاق (بفتح الواو) ہی ادا کریں گے۔ علی ھذا القیاس لفظ مدارس کا کوئی مدارَس (بفتح الراء) اور کوئی مدٰراس اور اس کے واحد کا مدرِسہ یا پھر مدرَسہ مَدَرْسَہ اور مندرسہ سے تلفظ کرتے ہیں۔ حالانکہ صحیح لفظ مَدْرَسَۃٌ ج مَدَارِس ہے اور رہا کلمہ عربیۃ تو اس کی ٹھیک ادائیگی عَرَبِیَّۃٌ (تحریک الراء) ہے، جبکہ بہت سے ہمارے پڑھے لکھے مہربان اسے عَرْبِیَہ (بتسکین الراء) اداء کرتے ہیں۔

عربی زبان میں الفاظ معانی کے ساتھ اہمیت میں شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہیں۔ چنانچہ عربی علوم وفنون میں کئی کا تعلق صرف الفاظ سے ہے اسی لیے ان الفاظ کو ہر گز ہر گز نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ بناء بریں مذکورہ تحقیق کی ضرورت پڑ رہی ہے:

وِفاق: (وِ۔فَاق) اردو میں اس کے معنی ہیں: اتحاد، اتفاق، کئی اداروں، صوبوں، ولایتوں کا مرکزی ادارہ، مرکزی حکومت۔ انگریزی ترجمہ اس کا ہے: فیڈریشن (Federation) آرگنائزیشن (Organization) عربی میں۔ وِفَاق (بکسر الواو) باب مفاعلۃ کا مصدر

ہے(وَافَقَ، یُوَافِقُ، مُوَافَقَةً، وِفَاقاً)اس باب کی خاصیت میں "باہمی مشارکت" سب سے اَغلب ہے۔اس کے آسان ترین معنی یہ ہیں کہ یہ "خِلاف" کا بالکل ضد ہے۔ مجرد میں باب حَسِبَ سے آتا ہے:(وَفِقَ، یَفِقُ، وَفْقاً)وَفِقَه: وجده وصادفه موافقاً۔ موافق پانا۔ باب تفعیل سے بھی اس کا استعمال مشہور و معروف ہے (وَفَّقَ.....تَوفِیقاً) موافق بنادینا، صلح کرنا، توفیق دینا۔ (والتوفیق: ❶ جعل الأسباب موافقة للمطلوب ❷ تسهیل طریق الخیر، وسدّ طریق الشرّ والخذلان عکسه۔❸ وعند البعض هو: جعل التدبیر موافقاً للتقدیر) نیز افعال، استفعال افتعال تفعّل اور تفاعل سے بھی آتا ہے، جن میں سے افتعال سے بمعنی اتحاد، موافقت، اچانک زیادہ وقوع پذیر ہے۔ (رَابِطَة) بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے جس کا اردو تو مشہور ہے۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ لیگ سے کیا جاتا ہے اس طرح تنظیم بھی اسی معنی میں ہے۔ جس کا انگریزی ترجمہ آرگنائزیشن ہے۔

مدارس: (مَدَا۔ رِس) مدرسہ کی جمع، مدرسے، مکاتب، درسگاہیں، سکولز۔ یاد رہے کہ اردو کی مشہور ڈکشنری 'فیروز اللغات" نے اس لفظ پر یوں اعراب لگایا ہے (مُ۔دَا۔رِس) اور اس کے ساتھ ایک دوسرے لفظ "مدارج" کو بھی (بضم المیم) منضبط کیا ہے۔ جبکہ یہ دونوں (بفتح المیم) ہیں، میم کے ضمہ سے یہ دونوں لفظ جمع کے بجائے اسم فاعل بن جاتے ہیں۔ ان کے بعد ان سے پیوست دو اور لفظوں (مدافِع، مدافِع) کے اعراب میں بھی فحش غلطی کی ہے۔ انہیں (بفتح المیم) ضبط کیا ہے۔ جبکہ یہ دونوں ہی (بضم المیم) بالترتیب اسم مفعول اور اسم فاعل کے صیغے ہیں۔

مَدَارِسُ: عربی میں مَدْرَسَةٌ کی جمع ہے۔ المورد الوسیط میں منیر بعلبکی نے اس کا ترجمہ لکھا ہے مَکانُ التعلیم (School, College, Academy) "عربی میں بمعنی مذھب و مسلک بھی استعمال ہوتا ہے۔ مدارس کے اقسام کو انھوں نے یوں بیان کیا ہے۔ اِبتِدَائیةٌ: ایلمنٹری سکول، نرسری سکول (اس کو رَوْضَة بھی کہتے ہیں)...... ثانِویّةٌ: سکنڈری سکول، ہائی سکول، کالج (اس کو...... کُلِّیَّةٌ بھی کہتے ہیں)...... حَرْبِیّةٌ: ملٹری سکول / ملٹری اکیڈیمی...... رَسمِیّةٌ: پبلک سکول،...... مُتَوَسِّطَةٌ: جونیر ہائی سکول، انٹرمیڈیٹ سکول...... مِهْنِیّةٌ: ٹریننگ سکول / ٹریڈ سکول، مَدْرَسِيٌّ: اکیڈیمک / سکولسٹک۔ ہمارے یہاں مدارس کے ساتھ اسلامیۃ اور عربیۃ وغیرہ کا لاحقہ اس لیے لگتا ہے کہ یہاں سکول عصری تعلیم گاہ کو اور مدرسہ دینی تعلیم گاہ کو کہتے ہیں۔ عرب دنیا میں سکول کے بجائے مدرسہ ہی استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے کہ وہاں کے مدارس عصری اور حکومتی ادارے ہی ہوتے ہیں اور ان میں عربی اور اسلامیات کی تعلیم تقریباً سب ہی میں لازم ہوتی ہے تو وہاں یہ تمیز نہیں ہے۔ جبکہ برصغیر و مضافات اور عربستان کے علاوہ خاص کر غیر اسلامی دنیا میں ابتدائی تعلیم گاہوں کو مدرسہ کا ہم معنی لفظ سکول ہی کا نام دیا جاتا ہے۔ وہاں مدرسہ زیادہ متعارف نہیں ہے۔

تعلیمی مراحل کے حوالے سے مدارس کے نام علی سبیل الترقی ملاحظہ ہو:۱۔ کُتّابُ: مکتب (جہاں بالکل ابتدائی تعلیم ہو) ج: کَتَاتِیب۔ ۲۔ رَوْضَةٌ: نرسری / ابتدائی مدرسہ ج۔ رَوْضَات: ۳۔ مُتَوَسِّطَةٌ: مڈل اسٹیج مدرسہ / درجہ المداديہ ليول / جونیر ہائی اسکول۔ ج: مُتَوَسِّطَات۔ ۴۔ ثَانَوِیَة: رابعہ کا مدرسہ / سیکنڈری سکول / ہائی سکول / کالج۔ ج: ثَانَوِیَات۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں (الف) ثَانَوِیّة عَامَة: میٹرک لیول / درجہ ثانیہ تک (ب) ثَانَوِیّة خَاصّة: ایف۔ اے لیول / درجہ رابعہ تک۔ ۵۔ عَالِیَةٌ: بی۔ اے کے برابر، ج: عَالِیَات۔ لیکن یہ ہمارے یہاں اکثر جامعہ میں ضم ہوتا ہے۔ عالیہ کی سند کے حامل کو "صَاحِبُ الفَضِیلَة اور بکالوریوس" کہتے ہیں جو بچلر کا معرب ہے۔ ۶۔ جَامِعَةٌ: یونی ورسٹی دورۂ حدیث تک کے اسباق جہاں ہوتے ہوں۔ ج: جَامِعَات۔

جامعہ کی تشریح کرتے ہوئے سید قاسم محمود لکھتے ہیں:

((جامعہ / یونی ورسٹی: اصطلاح میں اس کا اطلاق اعلیٰ مذہبی تعلیم کے قدیم اداروں مثلاً جامعۃ الأزھر وغیرہ پر ہوتا تھا، موجودہ دور میں سرکاری طور پر اس لفظ کا اطلاق جدید طرز کی ایسی یونی ورسٹی تک محدود ہے جسے مغربی نمونے پر چلایا جارہا ہو۔

جامعہ کی اصطلاح پہلی بار انیسویں صدی کے وسط میں استعمال کی گئی، یونی ورسٹی کے معنوں میں جامعہ کا لفظ پہلی بار ۱۹۰۶ء میں استعمال ہوا، جب الجامعۃ المصریۃ کے قیام کے لیے مصر کے چند دانشوروں اور مصلحین نے ایک تحریک کی ابتدا کی۔ اسی زمانے سے اسلامی ملکوں میں جامعہ یونی ورسٹی کے ہم معنی قرار پائی، بعض اسلامی ممالک میں جامعہ کے علاوہ چند اور اصطلاحات بھی استعمال کی جانے لگیں..... جو یا تو قومی زبانوں سے ماخوذ تھیں یا پھر یورپ سے مستعار لی گئی تھیں.......... پچھلے چند برسوں میں یونی ورسٹی تعلیم نے اسلامی ممالک میں نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کی ہے۔ قائم شدہ یونی ورسٹیوں میں مختلف شعبوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور نئی نئی یونی ورسٹیوں کا قیام عمل میں آرہا ہے۔))

(اسلامی انسائیکلوپیڈیا ص ۵۹۶ تا ۵۹۸)

جَامِعَۃٌ: اسم فاعل کا صیغہ ہے، بمعنی جمع کرنے والی۔ لیگ اور رابطہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے (جامعۃ الدول العربیۃ: عرب لیگ) سید جمال الدین افغانی رحمۃ اللہ علیہ کے پین اسلامزم کو عربی میں (الجامعۃ الاسلامیۃ) کہتے ہیں۔ یہ مادہ (ج۔م۔ع) باب افتعال، تفعل، تفعیل، افعال، مفاعلہ، تفاعل سے ان ابواب کی خاصیات کے مطابق معنی دیتا ہے۔

جامعہ کے فاضل کو دی جانے والی سند کو عرب دنیا میں شھادۃ العالِمیۃ یا شھادۃ الماجستیر کہا جاتا ہے۔ ماجستیر ماسٹر کی معرب شکل ہے جس کے معنی عالم کے ہیں۔ اسی لیے عربی میں اسے شھادۃ العالمیۃ کہتے ہیں یعنی عالمیت (بکسر اللام قبل المیم) کی سند۔ اب اس کے استعمال کے متعلق اگر آپ کھوج لگا کر معلوم کرنا چاہیں تو غالباً سب ہی سے شھادۃ العالَمیۃ (بفتح اللام) اداء کرتے ہوئے سنیں گے۔ جس کے معنی ہوں گے بین الاقوامیت کی سند۔ جو صریح غلط ہے اور یہاں ہرگز یہ معنی مقصود نہیں۔

بہرحال جامعات / یونی ورسٹیز میں ڈگری آف ماسٹر / شھادہ العالمیۃ کے بعد ایم۔ فل / تخصص، یعنی اسپشلائزیشن اور اس کے بعد ڈاکٹریٹ / دکتوراہ (معرب) کی سند دی جاتی ہے۔ ان میں تخصص کی سند کے حوالے سے ہماری جامعات میں تخصص فی الفقہ الاسلامی..... فی الأدب العربی..... فی الحدیث النبوی ﷺ کی اسانید کا تقریباً رواج ہے۔ البتہ دکتوراہ کی طرف ابھی تک وفاق المدارس سے ملحقہ جامعات میں باقاعدہ نظام نہیں چلا ہے، جس کے لیے وفاق لائحہ عمل تیار کر رہا ہے۔ اسی طرح کالج کو عربی میں کُلِّیَۃٌ کہتے ہیں لیکن ہمارے یہاں دینی اداروں میں مدرسہ اور جامعہ کے علاوہ دیگر الفاظ کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ لفظ رَوْضَۃٌ کچھ نہ کچھ استعمال ہوتا ہے، مگر اس کی جگہ اِقرأ نے لے لی ہے۔ اب ہر جگہ رَوضۃ الأطفال کے دیکھا دیکھی اس طرح کے ادارے کھل رہے ہیں۔ مگر جہاں ان کے ناموں میں رَوْضَۃ کو قائم رکھ کر اس کے لاحقہ سابقہ میں ردّوبدل کر کے نئے نام رکھنے چاہیے تھے۔ وہاں ہوا یہ کہ کم فہمی کی بناء پر اقرأ کو باقی رکھ کر اس سے آگے کے دونوں کلموں میں تبدیلی کی جاتی ہے۔ لہٰذا عدم واقفیت کی وجہ سے روضۃ کے لیے ہمارے یہاں اِقرأ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ روضۃ القرآن کے بجائے ایک مدرسے کا نام اِقرأ القرآن (مرکب اضافی) ہے جو عربی قواعد کے اعتبار سے بالکل خطا ہے۔ جیسا کہ اہل علم اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ مگر اب یہ لفظ زبان پر اس طرح چڑھ گیا ہے۔ کہ یہ ایک خاص قسم کے مدارس کی

نئی پود کے لیے باقاعدہ اصطلاح کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ حالانکہ اگر صحیح سمت کی طرف اسے لے جایا جائے تو اس میں بظاہر کوئی دقت در پیش نہیں ہوگی۔ مثلاً: اقرأ روضة الأطفال، الفاروق روضة الأطفال، المحمود روضة الأطفال، القاسم روضة الأطفال، المدنی روضة الأطفال، المسلم روضة الأطفال، الحجاز روضة الأطفال، الحرمین روضة الأطفال، الخیر روضة الأطفال، الأشرف روضة الأطفال، الحق روضة الأطفال وغیرہ وغیرہ۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ دھیرے دھیرے درست سمت رواں دواں ہو جائے گا۔ إن شاء اللّٰہ تعالیٰ۔

مَعْهَدٌ: ادارہ، اکیڈمی، انسٹی ٹیوٹ، ج۔ مَعَاهِدُ کچھ برسوں سے یہ لفظ ہماری تعلیم گاہوں میں بطور شعبہ، اکیڈمی اور ادارہ استعمال ہونے لگا ہے، جامعہ فاروقیہ کراچی کا۔ معهداللغة العربية و الدراسات الإسلامية۔ کافی شہرت کا حامل ہے۔ لغۃً باب سمع سے آتا ہے: وصیت کرنا، پیشگی حکم کرنا۔

اَلْمَدْرَسَةُ: یہ باب نَصَرَ سے صیغۂ اسم ظرف ہے۔ (ۃ) اس میں مبالغے کی ہے۔ معنی ہیں: کثرتِ پڑھائی کی جگہ بروزن مَأْسَدَة: وہ جگہ جہاں شیروں کی کثرت ہو۔ اس کی جمع مَدَارِسُ ہے (دَرَسَ ، يَدْرُسُ، دَرْسًا و دُرُوْسًا)...... النقش مٹنا، مٹانا، الثوبُ: بوسیدہ ہونا / بوسیدہ کرنا۔ الناقةَ: سدھانا۔ الکتابَ و العلمَ دَرْسًا و دِرَاسَةً: پڑھنا، یاد کرنا، الجارِيَةَ: جَامَعَها، الحنطةَ: گیہوں گاھنا، المرأةُ: حَاضَتْ (درّس و أدْرَسَ): "پڑھانا، سدھانا، (دَارَسَ، مُدَارَسَةً و دِرَاسًا): باہم پڑھنا تکرار کرنا، مذاکرہ کرنا۔ الذنوبَ: ارتکاب کرنا باب تفاعل اور افاعل سے مفاعلہ اور نصر کا مطاوع ہے (اندرَس): ناپید ہونا (الدرْسُ): سبق، مخفی راستہ۔ ج: دُروس ومنه قول الشاعر: وَمَنْ طلب العلومَ بغير دَرْسٍ سيد ركها إذاشاب الغرابُ۔ ترجمہ: جو شخص بغیر درس (پڑھائی) کے عالم بننا چاہتا ہو (اسے معلوم ہونا چاہیے کہ) وہ عالم بن جائے گا کوے کے سفید ہونے کے وقت (اور وہ محال ہے، لہٰذا اس طرح عالم بننا بھی محال ہے)۔ (الدِرْس، والدَرْس، والدريس) پرانا کپڑا، اونٹ کی دُم۔ ج: أدراس ودِرْسان، (ابو أدراس): فرج المرأة۔ و (أبو إدريس): الذکر (الدرّاسُ) بہت پڑھنے والا۔ (إدريس) بہت زیادہ پڑھنے والا۔ ایک نبی (حضرت اَخْنُوخ علیہ السلام) کا نام (المدرُوس): پرانا کپڑا، اور اسی طرح پاگل کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (المِدْرَاسُ) قرآن اور توریت پڑھنے کی جگہ۔ بطرس البستانی نے محیط المحیط میں لکھا ہے کہ مدرسۃ بھی مِدراس سے ماخوذ ہے، لیکن یہ بظاہر ناقابل فہم اس لیے ہے کہ مدرسۃ باب نصر سے ظرف مکان کا صیغہ ہے جس کے معنی بنتے ہیں "پڑھنے کی جگہ" لہٰذا اس کو مِدراس سے ماخوذ ماننا دور از قیاس ہے۔ آگے چل کر (المدرسة) کے متعلق وہ لکھتے ہیں: "موضع يُدرس فيه القرآن وغيره، ويتعلم فيه الطلبة، سُمّيت به لكثرة الدرس فيها، ج ۔ مَدَارِسُ"۔

ایک اور غلط روایت ہمارے یہاں یہ چل نکلی ہے کہ دینی درسگاہوں کے موجودہ فروق کا لحاظ کیے بغیر کئی جگہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ادارہ مکتب لیول یا پھر مدرسہ لیول کا ہوگا، نام اسے جامعہ کا دیا جائے گا۔ حالانکہ یہ نامناسب ہے۔ وفاق کے مرکزی دفتر کو الحاق سند جاری کرتے وقت مذکورہ بالا مستویات اور معاییر کو اہتمام سے مد نظر رکھنا چاہیے تاکہ ملحقہ مدارس بین الاقوامی معیار و مستوی کی طرف گامزن ہوں اور کہیں مسخرہ پن کا شکار نہ ہوں۔

نیز بعض مدارس و جامعات کے ناموں میں فنی لحاظ سے کلام کی گنجائش ہوتی ہے، اس واسطے مسئولین وفاق کو الحاق کرتے وقت عربی قواعد کے لحاظ سے بھی اس کا خیال رکھنا چاہیے، تاکہ مدرسے کا نام ہمارے بریلوی حضرات کے (المدرسة المدينة) کے بجائے مدرسة المدينة ہی ہو۔ بعض مشہور و معروف جامعات ایسی ہیں کہ اگر ان کے نام پر غور کیا جائے تو اس میں تصحیح کی کچھ نہ کچھ ضرورت کا احساس ہوتا ہے۔ اور وفاق کو یہ بھی کرنا چاہیے کہ مدارس کے اپنے یہاں الحاق (رجسٹریشن) کے وقت کم سے کم صوبائی سطح پر یہ امر ملحوظ رکھے کہ ایک ہی نام سے دو مدرسوں کا الحاق نہ ہونے پائے۔ بلکہ سابقہ الحاق شدہ مدرسہ کے نام پر اگر کسی اہل مدرسے نے الحاق کی درخواست دی تو انہیں بتایا جائے کہ اس

نام کا ایک مدرسہ ہمارے یہاں پہلے سے ملحق ہے۔

دَارُالعُلوم: یہ دو لفظوں پر مشتمل ہے۔ دَارٌ اور عُلُومٌ پر۔ اول الذکر کے معنی ہیں: گھر۔ ج دُوْرٌ و دِیَارٌ۔ ثانی الذکر عِلْمٌ کی جمع ہے تو اس کا لغوی معنی بنا: علموں کا گھر۔ اور اصطلاح میں اس کا اطلاق عام طور پر دینی چھوٹے بڑے مدرسے / جامعہ پر ہوتا ہے۔ لفظ جامعہ کی شہرت کے بعد لفظ دارالعلوم پس منظر میں جارہا ہے۔ اسی لیے جہاں جہاں دارالعلوم ہے اس کے شروع میں جامعہ کا سابقہ لگایا جاتا ہے اور جامعہ دارالعلوم کہا، لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

جامعۂ پنجاب کے "دائرۂ معارفِ اسلامیہ" میں مدارس کے حوالے سے قریباً ۴۰ صفحات پر مشتمل زبردست تاریخی و تحقیقی گفتگو کی گئی ہے جس کی تمہید میں تعارف مدارس پر یوں نگاہ ڈالی گئی ہے:

> ((...... مدرسہ کی جمع مدارس اور مکتب کی جمع مکاتب ہے، مدرسہ پڑھنے پڑھانے کی جگہ کو کہتے ہیں، اور مکتب لکھنے کی جگہ کو۔ ایران و ہند و پاکستان (و افغانستان) میں عموماً لوگ بچوں کے ابتدائی حروف تہجی سیکھنے اور پڑھنے کی جگہ کو مکتب اور دینی رسال (کتب) اور بالغوں کی پڑھنے کی جگہ کو مدرسہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ سکول کا لفظ دونوں کو شامل ہے، اس لیے کہ جونیئر اور سینیر کے لحاظ سے اس کی تقسیم پرائمری اسکول اور ہائی یا سیکنڈری (ثانوی) سکول میں کرتے ہیں۔ سرزمین عرب اور شمالی افریقہ میں بچوں کے سکولوں کو کُتّاب (ج۔ کتاتیب) اور مکتب بھی کہتے ہیں............ ہجرت کے بعد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور سربرآوردہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم۔ قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔ غزوۂ بدر کے بعض قیدیوں کو مسلمانوں کے دس دس لڑکوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کے عوض آزاد کیا گیا، بعد میں مسجدِ نبوی کے چبوترے (سقیفۂ بنی ساعدہ) پر تقریباً (۷۰) اصحاب (اَصحاب صفہ) جمع ہو گئے، جو اپنے اوقات قرآن مجید کے حفظ کرنے، دین کی باتیں سیکھنے، اور اللہ کی یاد میں صرف کرتے تھے، (اور یہی اسلام کا اولین مدرسہ کہلایا)۔
>
> یہ طریقہ صدیوں سے گذرتا ہوا آج تک کم و بیش ہر مسلم ملک میں رائج ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھنا سکھاتے ہیں، بعد ازاں ترجمۂ قرآن، تفسیر، حدیث اور فقہ نیز علوم عربیہ کی تدریس و تعلیم کا انتظام و اہتمام ہوتا ہے، ہمارے علماء انہی دینی مدارس کے فارغ التحصیل (فضلاء) ہوتے ہیں))
>
> (ج / ۲۰، ص ۱۵۴ تا ۱۹۴)

(اَلْعَرَبِیّۃ): عربک۔ عربی (عَرَبَ، یَعرُبُ، عَرْباً، وعَرُوْباً، وعَرَابةً، وعُرُوْبَة، وعُرُوْبِیّةً) فصیح عربی زبان بولنا، خالص عربی ہونا (عَرِب یَعْرَبُ، عَرَباً) بگڑے ہوئے معدے والا ہونا، معدہ خرب ہونا، الجُرحُ: سوجنا اور پیپ والا ہونا۔ البئرُ: کنوئیں میں پانی بکثرت ہونا۔ الرّجُلُ: لکنت کے بعد فصیح ہونا۔ (عَرَبَ، یَعْرِبُ، عَرْباً) الطعامَ: کھانا۔ (عَرّبَ) المنطقَ: کلام کو عربی غلطی سے پاک کرنا۔ الکتابَ و المقالةَ ونحوَھما: عربی میں ترجمہ کرنا۔ تعریب کرنا۔ (احقر کی کتاب تعریب علم الصیغة اسی سے ہے) العُرْبُوْنَ و العَرَبون: (بیعانہ) سائی دینا، بیعانہ دینا، الاسمَ الأعجمّي: عجمی لفظ کو عربی لہجہ میں ادا کرنا، معرّب بنانا۔ (أعْرَبَ) : ظاہر کرنا، عن حاجتہ: صاف بیان کرنا، کلامہ: فصاحت سے بولنا، غلطی نہ کرنا، اس کی مشابہت کرنا، دیہات میں اقامت کرنا، اَعرابی بننا (اِسْتَعْرَبَ) عربوں میں ضم ہو جانا۔ فتیح بات بولنا (العُرْبُ والعَرَبُ): عرب لوگ اس کا واحد عربی اور ج أعْرُبْ و عُرُوْبُ آتی ہے۔ (العُرْبُ، والعَرْبَاءُ، والعَارِبَةُ، والعَرِبَةُ، والعَرَبِیّةُ) خالص عربی

النسل لوگ (اللّغة۔ العربيّة): عربی زبان۔ الأعْرابی: عرب دیہاتی ج: أعْرَاب۔ العَرَبَة: تانگہ، ریل کا ڈبہ، رکشہ، نیز بہنے والی نہر، العَرُوْبَة: شوہر سے محبت کرنے والی خاتون۔ ج: عُرُبٌ۔ ومنه: ﴿عُرُباً أترَاباً﴾ بعض مفسرین نے یہاں عُرُباً سے مُتَكَلِّماتٍ بالعربية بھی مراد لیا ہے۔ جمعہ کو اسلام سے پہلے عرب لوگ یوم العروبة کہا کرتے تھے۔

وفاق کے نام میں شامل چوتھا لفظ "پاکستان" ہے۔ یہ دو کلموں سے مرکب ہے۔ ❶ پاک، جس کے معنی مشہور و متداول ہیں۔ ❷ ستان، یہ فارسی کا لفظ ہے جگہ اور زمین کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ افغانستان: افغانوں کی زمین، عربستان: عربوں کی زمین، انگلستان: انگریزوں کی زمین۔ پاکستان: پاک زمین: الأرض الطاهرة (پاک لینڈ)۔ عربی میں (پ) کو (ب) سے تبدیل کیا جاتا ہے اس لیے عربوں کے یہاں پاکستان کا استعمال باکستان ہے۔

اگر وفاق کے لفظ میں والجامعات الإسلامية کا لفظ بڑھایا جائے اور پورا نام یوں ہو: وفاق المدارس العربية والجامعات الإسلامية بباكستان تو زیادہ مناسب اس لیے رہے گا کہ اس نام میں جامعات کا تذکرہ باقاعدہ آجائے گا جن کی باقاعدہ شمولیت اور الحاق پہلے سے موجود ہے۔

پاکستان میں دینی مدارس و جامعات کی پانچ بڑی تنظیمیں ہیں۔ ۱۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، دیوبندی مکتبہ فکر۔ ۲۔ تنظیم المدارس العربیۃ پاکستان، بریلوی حضرات۔ ۳۔ وفاق المدارس السلفیۃ پاکستان، غیر مقلد حضرات۔ ۴۔ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان مودودی مکتبۂ فکر، ۵۔ وفاق مدارس الشیعۃ پاکستان۔ ان سب میں سرکاری و غیر سرکاری تحقیقاتی اداروں کے ریکارڈ کے مطابق وفاق المدارس العربیۃ پاکستان تعدادِ طلبہ و مدارس و کارکردگی کے لحاظ سے ۷۵ فیصد سے زائد اور بقیہ چاروں ۲۵ فیصد سے کم ہیں۔

بر سبیل تذکرہ عرض ہے کہ اس طرح کے وفاق بین الاقوامی طرز کے بھی ہیں: مثلاً ❶ إتحاد جامعات العالم الإسلامي جس کی ممبر شپ پاکستان میں مہران یونی ورسٹی کو حاصل ہے۔ ❷ رابطة الجامعات الإسلامية الدولية (انٹرنیشنل مسلم یونی ورسٹیز لیگ) جس میں عالم اسلام کے علاوہ ہندوستان کی چند جامعات بطور رکن کے شامل ہیں۔ اس وفاق کے صدر ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر جعفر عبدالسلام ہیں۔ جامعہ فاروقیہ کراچی کی انتظامیہ نے بھی اس میں شمولیت کی درخواست دی ہے جو قبول ہو چکی ہے۔ باقاعدہ رکنیت کی سند تاحال جاری نہیں ہوئی۔

رَئِيس (رَ۔ئِيس) سردار، فرمانروا، دولت مند، چودھری، خان، صدر (رَؤُسَ، يَرْؤُسُ، رِئَاسَةً از کرم۔ رَأَسَ رِئَاسَةً از ضرب) رئیس ہونا۔ باب تفعل وافتعال سے بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے (الرَّئِيسُ) صدر (پریذیڈنٹ) ج۔ رُؤَسَاء۔ اللّجنةُ الرئاسية صدارتی کمیٹی۔ المكتب الرئيسي۔ مرکزی دفتر۔

الأمِينُ العَامّ: ناظم عمومی، ناظم اعلی، جنرل سیکریٹری، چیف ایگزیکٹیو، ج۔ أُمَنَاء۔ (أَمِنَ، يَأْمَنُ، أَمْناً، وأَمْناً، وأَمَاناً، وأَمَانَةً) مطمئن ہونا۔ محفوظ رہنا۔ (أَمَّنَ......) آمن: ایمان لانا، مطیع ہونا، تصدیق کرنا، امن دینا، آمین کہنا، امان دینا، مَجْلِسُ الأَمْنِ: سلامتی کونسل۔ (اسْتَأْمَنَ......) امان طلب کرنا، أَمَّنَ وائْتَمَنَ على كذا، کسی کو کسی چیز کا امین بنانا۔ تَأْمِينُ الحيَاة: بیمہ زندگی۔ الأمانة العامة: سیکریٹریٹ۔ مرکز۔

خَازِن: صیغہ اسم فاعل از باب سمع، خزانہ جمع کرنے والا، ذخیرہ کرنے والا۔ ج: خَزَنَةٌ وخُزّان۔

مَسْئُولٌ: یہ صیغہ اسم مفعول ہے، از باب فتح، پوچھا جانے والا، پوچھ گچھ کیا جانے والا۔ ذمہ دار۔ ج: مسئولين: مُتَسَوِّلٌ: بھیک مانگنے والا۔

مُعْتَمَدْ: یہ بھی صیغہ اسم مفعول ہے از باب افتعال۔ اعتماد کیا جانے والا۔ ثقہ، مُعتبر۔ ج: مُعْتَمَدِیْن۔ واضح ہو کہ اس لفظ کا تلفظ بفتح المیم ہے بعض حضرات غلطی سے اس کو بکسر المیم الثانیہ استعمال کرتے ہیں۔ ایسے حضرات کو صحیح لفظ کی ادائیگی کا خیال رکھتے ہوئے اصلاح کرنی چاہیے۔

شَهَادَةٌ: گواہی۔ حاضری، مشاہدہ (از باب سمع) سند کو شہادت اس لیے کہتے ہیں کہ گویا یہ اپنے حامل کے لیے گواہی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ج: شَهَادَات۔

اِسْتِمَارَةٌ: از باب استفعال طَلَبُ الأَمَارَة: نشانی طلب کرنا۔ فارم، اپلیکیشن۔ ج: اِسْتِمَارَات۔

وَرَقَةُ المُوَافَقَة: ایڈمٹ کارڈ، رول نمبر سلپ۔ ج۔ ورقات الموافقہ۔

بَرْنَامَجْ: شیڈول۔ پروگرام، ج: بَرَامِجْ، بَعْثَرَة سے بطور فعل بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

جَدْوَلٌ: نقشہ۔ ایجنڈا۔ ج: جَدَاوِل۔

كَشْفُ الحُضُوْر: حاضری نامہ۔ فہرستِ حاضری۔ ج: كُشُوْف الحضور۔

كشف النتيجة: مارک شیٹ، ج: كشوف النتائج۔

مَقْطُوْع اللّحية: یہ لفظ مسامحۃً استعمال ہوتا ہے اصل لفظ مُقَصَّرُ اللحيه یا مُحَلَّقُ اللحية استعمال کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ بالوں کے کٹانے یا منڈھانے کے لیے لفظ قطع مستعمل و مستخدم نہیں ہوتا۔

وفاق المدارس العربیۃ پاکستان کے امتحانات میں طالب علم کی کامیابی کے لیے چار درجات (گریڈز) قائم کیے گئے ہیں۔ ۴۰ فی صد سے کم نمبرات حاصل کرنے والا (راسب) (فیل، ناکام)۔ ۴۰ فی صد سے ۵۰ فی صد تک نمبرات حاصل کرنے والا (مقبول) (سی گریڈ)، ۵۰ سے ۶۰ فی صد تک نمبرات حاصل کرنے والا (جید) (بی گریڈ) ۶۰ فی صد سے ۸۰ فی صد تک نمبرات حاصل کرنے والا (جید جداً) (اے گریڈ) اور ۸۰ فی صد سے ۱۰۰ فی صد نمبرات حاصل کرنے والا ممتاز (اے ون گریڈ) کہلاتا ہے۔

مُمْتَاز: الگ تھلگ، فائق، منفرد، یکتا، نمایاں (مادہ: م، ی، ز) یہ باب افتعال سے اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں کے لیے بعد از تعلیل یکساں مستعمل ہوتا ہے۔ یہاں یہ اسم فاعل ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

جَيِّدٌ جِدًّا: بہت خوب، بہت اچھا، زیادہ عمدہ، سچ مچ بہتر، بہت کھرا۔ ان میں پہلا کلمہ صیغہ صفت ہے، اصل میں جَيْوِدٌ تھا اعلال کے بعد جَيِّدٌ ہوا، (مادہ: ج، ی، د) اور دوسرا کلمہ جِداً مصدر ہے۔ از باب ضرب (مادہ: ج، د، د)، سچا ہونا، حق ہونا، سنجیدہ ہونا، ثابت ہونا، تھا۔

مَقْبُوْل: (مادہ: ق، ب، ل) اس کے معنی مشہور ہیں، صیغہ اسم مفعول ہے از باب سمع۔

رَاسِبٌ: (مادہ: ر، س، ب) اترنے والا، دھنسنے والا، فیل، ناکام۔ اسم فاعل از باب نصر۔

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیے
ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہیے

☆☆☆